Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

لاہور

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ٭ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۶

تار کا پتہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ء
سہ ماہی ۷ ء
ماہوار ۲/۱ ۲ ء

یوم پنجشنبہ

۳۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰ ٭ ۲۱ ظہور ۱۳۳۱ھش ٭ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۵۲ء ٭ نمبر ۱۹۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ اگست - مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کمزوری، جسم میں درد اور کھانسی کی بہت تکلیف ہے۔ ٹمپریچر ۵ء۹۹ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

تہران میں کمیونسٹوں کے مزید مظاہرے

تہران ۲۰ اگست - تودہ پارٹی کے کمیونسٹوں نے آج بھی شہر میں مظاہرے کئے لیکن پولیس نے مظاہرین کو منتشر کر دیا۔ مظاہرین نے دو امریکی کاروں پر بھی پتھراؤ کیا۔ متاثرہ علاقے میں فوج گشت کر رہی ہے (۴)

وفد پارٹی کے صدر مصطفےٰ نحاس اور سیکرٹری فواد سراج الدین مستعفی ہو گئے

برطانیہ میں مصر کے سفیر ابوالفتح عمرو پاشا نے مستعفی ہونے کے بعد قاہرہ واپس آنے سے انکار کر دیا

قاہرہ ۲۰ اگست - مصر میں وفد پارٹی کے صدر مصطفےٰ نحاس اور سیکرٹری فواد سراج الدین نے اپنے عہدوں سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ مصطفےٰ نحاس زاغلول پاشا کے انتقال کے بعد وفد پارٹی کے صدر تھے وہ اس عرصہ میں پانچ مرتبہ وزیر اعظم رہے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے ان وفد لیڈروں کے استعفےٰ کی خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اب عبد السلام پارٹی کے نئے صدر مقرر ہوں گے۔ انہوں نے فوجی انقلاب کے بعد سے پارٹی کے معاملات میں بہت اہم حصہ لیا ہے۔ سابق وزیر خارجہ صلاح الدین بے کو نیا سیکرٹری مقرر کیا جائے گا۔ عبد السلام نے کل جنرل نجیب سے دو مرتبہ ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد جنرل نجیب نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پارٹی کو جلد سے جلد بد دیانت عناصر سے پاک کیا جائے تاکہ ملک میں جلد عام انتخابات ہو سکیں —— ادھر لنڈن میں مصر کے سفیر ابوالفتح عمرو پاشا نے بھی استعفےٰ دینے کے بعد مصر واپس آنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہیں ایشیا میں ایک اور سفارتی عہدے پر تبادلہ کیلئے واپس بلایا گیا تھا۔

جنرل نجیب نے کپڑے کے کارخانے کے مزدور مصطفےٰ اخامس سے اس کی درخواست پر ملاقات کرنا منظور کر لیا ہے۔ اس نے جنرل سے آج رات ملنا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ بعض اہم انکشافات کرنا چاہتا ہے۔ فسادات میں حصہ لینے کی وجہ سے اس کے لئے فوجی عدالت موت کی سزا تجویز کر چکی ہے۔

(۵) ڈاکٹر مصدق نے پولیس افسر اعلےٰ کو مکمل اختیارات دے دئیے ہیں تاکہ شہر میں ہر صورتِ حال پر قابو پایا جا سکے۔

سرحد میں زرعی ترقی کی سکیموں کے لئے

۵ لاکھ ۷۵ ہزار ڈالر کی امداد

پشاور ۲۰ اگست - امریکہ صوبہ سرحد کو زرعی ترقی اور دیہات میں سڑکوں وغیرہ کی تعمیر کیلئے ۵ لاکھ ۷۵ ہزار ڈالر دے رہا ہے۔ اس سکیم کی تکمیل کے لئے مرکزی حکومت بھی ۸ لاکھ ۷۵ ہزار روپے دے گی۔ مشرقی پاکستان پنجاب اور سندھ کو بھی چوتھے نکتہ کے تحت زرعی ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے امریکہ کی طرف سے اتنی ہی مالی امداد ملے گی۔ امریکہ دس ہزار ٹن کیمیاوی کھاد بھی مہیا کرے گا۔ اس میں دو ہزار ٹن کھاد صوبہ سرحد کو ملے گی۔ باقی دوسرے صوبوں میں حسب ضرورت تقسیم کر دی جائے گی۔

منٹگمری سول ہسپتال کا سنگ بنیاد

لاہور ۲۰ اگست - صوبے کے وزیر صحت سردار عبد الحمید دستی نے آج منٹگمری میں ڈسٹرکٹ سول ہسپتال کے علاوہ تپ دق کے ایک خاص وارڈ اور تپ دق کے کلینک کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔ ضلع کے ایک مخیر و فیاض شہری سردار نواز محمد نے تپ دق کے خاص وارڈ کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ وارڈ کا نام انہی کے نام پر رکھا جائے گا۔ پنجاب ریڈ کراس سوسائٹی نے اس غرض کے لئے ۲۵ ہزار روپے دئیے ہیں۔

چائے کے برآمدی کوٹہ میں اضافہ

کراچی ۲۰ اگست - موجودہ مالی سال کیلئے چائے کا برآمدی کوٹا ۳ کروڑ پونڈ سے بڑھا کر ۴ کروڑ پونڈ کر دیا گیا ہے۔ اس سال اپریل میں حکومت نے ۳ کروڑ پونڈ کے عارضی کوٹا کا اعلان کیا تھا۔

رنگ اور وارنش کی صنعت کا تحفظ

ٹیرف کمیشن کی سفارشات

کراچی ۲۰ اگست - حکومت پاکستان نے ٹیرف کمیشن کی یہ سفارش مان لی ہے کہ ملک میں رنگ اور وارنش کی صنعت کے تحفظ کا انتظام کیا جائے۔ کمیشن کی سفارشات میں ایک اہم تجویز یہ ہے کہ اس صنعت کے کارخانے دار بیرونی ملکوں سے جو سامان منگوائیں گے۔ اگر اس کا محصول ۵ فیصدی سے زیادہ ہوا تو زائد رقم واپس کر دی جائے گی۔

شاہی جرگہ کے نمائندوں سے

مشتاق احمد گورمانی کی ملاقات

کوئٹہ ۲۰ اگست - ریاستوں اور سرحدی علاقوں کے وزیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے آج صبح شاہی جرگہ کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے وقت بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین اور سرحدی و ریاستی محکمے کے سیکرٹری کرنل عبد الرحیم بھی موجود تھے بعد میں مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے سیاسی لیڈروں اور دیگر ممتاز شہریوں سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی۔ ان کے دورے کا مقصد مختلف طبقوں کے خیالات معلوم کرنا ہے کہ بلوچستان میں کس قسم کی آئینی اصلاحات زیادہ موزوں ثابت ہوں گی۔

امریکہ نے ایران کو مالی امداد دینے کا تفصیلی پروگرام برطانیہ کے سامنے پیش کر دیا

روسی اثر و نفوذ روکنے کے لئے فوری اور مشترکہ اقدام کی تجویز

واشنگٹن ۲۰ اگست - امریکہ نے برطانیہ پر زور دیا ہے کہ ایران میں تیل کے وسائل پر روسی قبضہ کا امکان ختم کرنے کے لئے دونوں مل کر ایران کو فوری طور پر مالی امداد دیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں فوری اور مشترکہ اقدام پر بہت زور دیا ہے انہوں نے سفارش کی ہے کہ ۵۰ لاکھ سے لے کر ایک کروڑ ڈالر تک دو شرائط پر امداد دی جائے۔ اول یہ کہ برطانیہ وہ صاف شدہ تیل خریدے کہ جو خلیج فارس میں ساحل کے ساتھ ساتھ ٹنکیوں میں محفوظ ہے۔ دوسرے برطانیہ ایران کے ساتھ اپنے جھگڑے کو ثالث کے ذریعہ طے کرنا منظور کر لے۔ ادھر تیل کے ایرانی کمیشن نے یہ منظور کر لیا ہے کہ سابق اینگلو ایرانین آئل کمپنی کو معاوضہ دینے کا مسئلہ کسی ثالث کے سپرد کر دیا جائے۔

لاہور ۲۰ اگست - ہندوستان کی ایک ہاکی ٹیم آج صبح لاہور پہنچی۔ یہ ٹیم دوستانہ میچ کھیلنے کے لئے کابل جا رہی ہے۔ ہندوستان کے مشہور و معروف کھلاڑی دھیان چند ٹیم کے ہمراہ بطور منیجر جا رہے ہیں۔

جاپان کا خیر سگالی وفد کراچی سے کولمبو روانہ ہو گیا

کراچی ۲۰ اگست - جاپان کا جو خیر سگالی وفد کراچی آیا ہوا تھا وہ دارالحکومت میں تین دن قیام کرنے کے بعد آج کولمبو روانہ ہو گیا۔ وفد کے لیڈر نے ایک الوداعی پیغام میں کہا ہے کہ وفد پاکستان کی مالی اور اقتصادی حالت سے متاثر ہوا ہے۔ وفد کے تمام ممبر واپس جا کر جاپان کو پاکستان کے اقتصادی رشتوں کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم ٭ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خدا کے بعد میں محمدؐ کے عشق میں سرشار ہوں ٭ اگر یہی کفر ہے تو بخدا میں سخت کافر ہوں

ہر تار و پودِ من بسرآید بعشقِ او ٭ از خود تہی و از غمِ آں دلستاں پُرم

میرے ہر رگ و ریشہ میں اس کا عشق رچ گیا ہے ٭ میں اپنی خواہشات سے خالی اور اس معشوق کے غم سے پُر ہوں

(درثمین: حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

چند سوالات کے جواب

ایک صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں چند سوالات ارسال کئے ہیں۔ وہ سوالات اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کے جواب درج ذیل کئے جاتے ہیں

سوالات:۔ (۱) حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کیا ثبوت ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں؟

(۲) کیا وہ مردے زندہ کرتے تھے۔ اگر نہیں تو کیا وہ تمام لوگ جھوٹ بولتے ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے؟ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

(۳) کیا گیارھویں شریف والے بزرگ نے گیارہ سال کا بیڑا زندہ نہیں کیا تھا؟

(۴) ایک دفعہ حضرت محمد صلعم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ اگر میرے بعد نبوت جاری ہوتی۔ تو یہ شخص تھا جو نبوت کے قابل تھا۔ کیا اللہ تعالےٰ ان کو غیر تشریعی نبی نہیں بنا سکتا تھا؟

جوابات:۔ (۱) عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

(۲) وہ وہی مردے زندہ کرتے تھے جو سب نبی کرتے تھے۔ یعنی روحانی مردے۔ جن کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ حقیقی مردے زندہ کرتے تھے۔ انہوں نے ظاہر الفاظ سے غلطی کھائی اسے جھوٹ نہیں کہا جاتا۔

(۳) گیارھویں والے بزرگ تو حنبلی تھے جو پکے موحد ہوتے ہیں۔ وہ خود بھی اس عقیدے کے نہ تھے کہ کوئی بیڑہ نکال سکتا ہے۔

(۴) بے شک آپ نے یقیناً حضرت عمرؓ کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد نبی آنا ہوتا تو عمرؓ نبی ہوتا مگر میرے آقا نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو وہ نبی ہوتا۔ پس دونوں کو ملا کر معنے کیجئے۔ تو وہ یہ بنیں گے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معاً بعد کسی نبی کی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے حضرت عمرؓ جن میں صلاحیت نبوت کی تھی نبی نہ ہوئے۔ کیونکہ زمانہ کو نبی کی ضرورت نہ تھی۔ یہ حدیث تو اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کے صحابہؓ خدا کے فضل سے بگڑنے والے نہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

ہماری طاقت کا واحد سرچشمہ

قائد اعظم کے اپنے الفاظ میں

ہمیں ایسے راسخ العقیدہ اہل ہمت اور اصحاب عزم کی ضرورت ہے جو اپنے معتقدات کی حفاظت کے لئے تمام دنیا کے مقابلے میں تن تنہا ڈٹ جانے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوں۔ ہمیں طاقت اور عزم پیدا کرنا چاہیئے۔ اور یہ طاقت و عزم عام مسلمانوں کے باہمی انضباط اتحاد اور وحدت کے بغیر حاصل نہ ہو سکے گا۔

(خطبہ صدارت آل انڈیا مسلم لیگ اجلاس لکھنؤ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

کھال قربانی

عید الاضحےٰ کی قربانی کی کھالوں کا روپیہ بھی مرکز میں آنا چاہیئے۔ احباب اپنی قربانی کی کھالوں کی قیمت حسب سابق مرکز میں ارسال فرمائیں۔ مقامی عہدہ داران کو چاہیئے کہ عجلت سے کام لیں۔ رقم کا کچھ حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنا ہو تو نظارت بیت المال سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

ترسیل زر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام ہو۔ ناظر بیت المال

درخواست دعا { مکرم منشی نور احمد صاحب راج پور ڈاکخانہ خیارا ضلع نواکھلی (مشرقی پاکستان) دمہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

احرار کے "زور خطابت" کے کرشمے

از مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی مدیر صدق جدید لکھنؤ

زور خطابت کراچی ۸ جولائی۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے آج رات آرام باغ کے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیوں کا اخبار الفضل مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے آجکل اس بات پر زور دے رہا ہے۔ کہ آج قادیانیوں کی باری ہے تو کل شیعہ حضرات پر نزلہ گرے گا۔ لیکن میں اس اجتماع عام میں اعلان کرتا ہوں کہ شیعہ امت محمدی سے ہیں۔ تیرہ سو سال سے ایک اسلامی فرقہ ہیں۔ شیعہ حضرات محبت میں حضرت علی کو خدا کہہ سکتے ہیں لیکن محمد نہیں کہیں گے۔ ان کی اور ہماری کتاب ایک قبلہ ایک نماز اور نماز کے اوقات ایک۔ . . . . . اس خیال کو دل سے نکال دینا چاہیئے کہ شیعہ اور سنی میں کوئی بنیادی تفریق بھی ہے۔ ہمارے اختلافات فروعی اور برادرانہ ہیں"۔

(روزنامہ المنتظر کراچی)

خوش نصیب فرقہ امامیہ! آج اس کے مسلمان ہونے اور امت محمدی میں سے ہونے کا اعلان تو اس شد و مد سے ہو گیا لکھنؤ میں نہ سہی کراچی میں ہی سہی۔ اور اعلان نہ صرف مسلمان ہونے کا بلکہ کتاب ایک ہونے کا اور نماز و اوقات نماز ایک ہونے کا ـــ آہ مولوی ظفر الملک مرحوم اور آہ مولانا عبد الشکور مدظلہ!

رہا یہ بلیغ اور بہت ہی بلیغ نکتہ کہ شیعہ اپنے غلو میں بندہ کو خدا تو ٹھہرا سکتا ہے لیکن امتی کو نبی نہیں کہہ سکتا ـــ تو سنا ہے کہ جوش شاعری کی طرح "زور خطابت" میں بھی ایک مقام بلند و نازک ایسا آ جاتا ہے۔ کہ عامی مخاطبین کو مدح و قدح تحسین و ہجو کے درمیان فرق کرنا دشوار ہو جاتا ہے"۔

(صدق جدید لکھنؤ یکم اگست سنہ ۱۹۵۲)

گوشوارہ وصولی چندہ جات لازمی بابت یکم مئی سنہ ۱۹۵۲ء تا ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۵۲ء

مندرجہ ذیل نقشہ میں جماعتوں کی وصولی چندہ از یکم مئی تا ۳۱ جولائی بمقابلہ تدریجی بجٹ سہ ماہ شائع کی جاتی ہے۔ تا کہ جماعت ہائے متعلقہ ابھی سے اپنے بجٹوں کو پورا کرنے کی فکر کریں۔ بجٹ میں سالہائے سابقہ کے بقایا جات شامل نہیں کئے گئے بلکہ الگ دکھلائے گئے ہیں۔

	بجٹ	بجٹ سہ ماہ	وصولی سہ ماہ	بقایا	بقایا سالہائے گزشتہ
لائل پور	۱۴۴۷۴	۳۶۱۹	۳۷۲۳	—	۶۷۰۷
سرگودھا	۱۲۵۲۱	۳۱۳۰	۲۱۵۰	۹۸۰	-
سیالکوٹ	۱۵۸۹۲	۳۹۷۳	۱۵۱۰	۲۴۶۳	۴۸۳۵
پشاور	۱۷۵۳۷	۴۳۸۴	۴۰۷۳	۳۱۱	۲۰۹
میزان	۶۰۴۲۴	۱۵۱۰۶	۱۱۴۵۶	۳۷۵۴	۱۱۷۵۱

بقیہ صفحہ ۳

ویسے تو وفد میں مولوی ابو الحسنات سید محمد احمد بھی شامل تھے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی گھر سے بغیر سوچے سمجھے ہی احراریوں کے کہنے پر چل پڑے۔ اگر وہ قرآن کریم اور احادیث نبوی کا مطالعہ کر لیتے۔ تو گھر سے ہی کیوں نکلتے۔ انہوں نے سمجھا ہوگا۔ کہ شاید خواجہ ناظم الدین صاحب بھی نعوذ باللہ ویسے ہی بے علم ہیں جیسا کہ روزنامہ زمیندار کا مسٹر ایڈیٹر۔ اور وہ بھی نعوذ باللہ کلمہ شریف صرف جھوٹ بولنے کے وقت پڑھتے ہیں۔

مولوی ابو الحسنات صاحب سے ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ کم سے کم آپ کو تو بھیڑ چال سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ آپ تو عالم کہلاتے ہیں۔

احراریوں کی سرخی

احراری اخبار آزاد میں شائد احراریوں کے جنم دن سے لے کر آج تک یہ سرخی چلی آ رہی ہے "مرزائیت اب آخری دم توڑ رہی ہے"

چنانچہ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۵۲ء کے آزاد میں بھی یہ سرخی پھر جمائی گئی ہے۔ اور یہ عجیب و غریب فقرہ صاحبزادہ محمود الحسن فریدی ایڈیٹر الکلام کی زبان حقیقت ترجمان سے ادا کرایا گیا ہے۔

اسی طرح سینکڑوں "احراری فاتح قادیان" کے نام سے مشہور چلے آ رہے ہیں۔ اور مرزائیت کچھ ایسی سخت جان ہے۔ کہ بار بار انہیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ "دیکھا تو احراری جانبازوں کے لاشے پڑے ہیں۔ اور مرزائی ان پر کھڑے مسکرا رہے ہیں"

"مرزائیت" دم توڑے نہ توڑے۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ احراریوں کی اس سرخی نے ابھی دم نہیں توڑا۔

روزنامہ ـــــــ الفضل ـــــــ لاہور

مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۵۲ء

ہمیں اپنی منزل کی طرف بڑھتے جانا ہے

مسلمانوں کی جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس کا کام صرف قرآن پاک اور سنت رسول اللہ کی تبلیغ ہے۔

ظاہر ہے کہ اسلام ایک محض نظریاتی مذہب نہیں ہے۔ دراصل مذہب محض نظریاتی ہوتا ہی نہیں کیونکہ نظریاتی باتیں تو فلاسفہ کے ساتھ مخصوص ہیں انہیں عمل کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ اس دنیا کے ظاہر حقائق سے بعض نظریے وضع کرتے ہیں۔ اور مابعد الطبیعاتی حالتوں سے وہ الگ ہوتے ہیں۔ ان کی نظر میں علم الاخلاق بھی صرف اسی حد تک قابل اعتنا ہے۔ جس حد تک وہ اس دنیا میں انفرادی یا اجتماعی بہبودی سے تعلق رکھتا ہے۔

چونکہ انسان خود محدود ہے۔ اس کی فکر و غور کی طاقتیں بھی محدود ہوتی ہیں۔ اس کے تاثرات اور محسوسات بھی محدود ہوتے ہیں وہ خواہ کتنا ہی اپنے تخیلات کو وسعت دے۔ اور خواہ کتنا بھی کسی بات کو من حیث الکل لینے کی کوشش کرے۔ پھر بھی اس سے حقیقی حقائق کا ایک معتدبہ حصہ پوشیدہ رہ جاتا ہے۔ اس لئے اس کے مفروضات اور نظریات بھی محدود ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سائنسدان اور فلاسفہ اپنے نظریات کی صداقت پر خود بھی پورا پورا یقین نہیں رکھتے۔ طبیعاتی تجربات اور مشاہدات کے باوجود ان کے نظریات نئی نئی تحقیقات سے ترمیم و تبدیل ہوتے رہتے ہیں:

ایک الہامی مذہب جیسا کہ اسلام ہے محض نظریاتی حقائق پیش نہیں کرتا۔ بلکہ چونکہ اس کا منبع خود صانع کائنات کی ذات ہوتی ہے۔ اور جو شخص اس پر اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ ان اصولوں کو اللہ تعالےٰ ہی کے وضع کردہ مانتا ہے۔ اس لئے وہ ان کی پوری پوری صحت کا قائل ہوتا ہے۔ یہ اعتقاد خواہ اس کو کسی طرح حاصل ہوا ہو مگر ہوتا یہ نہایت مضبوط ہے اور اس کی جڑیں اس کی تمام فطرت میں پیوست ہوتی ہیں۔ اور ان کو بدلنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔

سائنسی یا فلسفیانہ نظریات کو منوانے کے لئے صرف عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔ عقل سے انسان کسی ایسے مسئلہ کی اونچ نیچ کو جانچ سکتا ہے۔ اور تجربات اور مشاہدات سے اندازے لگا سکتا ہے۔ اس لئے ان کے بدلنے کے لئے زیادہ دقت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن مذہبی اعتقادات کی بنیاد چونکہ ایسے حقائق پر ہوتی ہے۔ جن کو مادی حواس سے جانچا اور تولا نہیں جا سکتا۔ اس لئے جس طرح وہ دل میں بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کو اس حالت سے تبدیل کرنا سخت مشکل ہوتا ہے۔ اور جب تک انسانی فطرت پر بحیثیت مجموعی کوئی غیر معمولی نہایت طاقتور اثرات نہ پڑیں۔ اس وقت تک ان میں تبدیلی مشکل ہوتی ہے ان اثرات کے پیدا کرنے کے لئے مثال اور نمونہ بہترین ذریعہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام عمل پر ویسا ہی زور دیتا ہے۔ جیسا کہ ایمان پر زور دیتا ہے۔ آپ قرآن کریم میں دیکھتے ہیں کہ اکثر جہاں "آمنوا" کا ذکر آتا ہے ساتھ ہی عملوا الصالحات کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ بے شک صحیح ایمان ایک بڑی چیز ہے۔ مگر مذہب میں جب تک اس کے ساتھ عمل نہ ہو ایمان کا کوئی فائدہ نہیں ایک انسان لاکھ یہ اعلان کرتا رہے۔ کہ میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ فرشتوں پر۔ کتابوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتا ہوں۔ یوم حشر پر ایمان رکھتا ہوں۔ مگر جب تک وہ اعمال نہ بجالائے جن سے اس کی اس ایمان کی تصدیق ہوتی ہو۔ اس وقت تک وہ ایمان سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا:

قرآن کریم میں ان اعمال کی بھی تفصیل کر دی گئی ہے۔ جو ایمان کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ اور پھر سنت رسول اللہ میں ہم کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے ساتھ رسول اللہ کو اس لئے پیش کیا ہے کہ قرآن کریم کے اصولوں پر عمل کرکے بھی دکھلائے۔ تاکہ یہ ثابت ہو کہ یہ اصول محض نظریاتی نہیں ہیں۔ اور یہ ہدایت محض خیال نہیں ہے۔ بلکہ واقعی اس پر عمل کرکے انسان اس منزل مقصود کو حاصل کر سکتا ہے۔ جس کے لئے قرآن کریم میں ہدایات نازل کی گئی ہیں۔

الغرض دین ایمان اور عمل دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اور جب تک کوئی انسان ان دونوں پہلوؤں کو قائم نہ کرے۔ اس وقت تک اس کی اپنی نجات بھی ممکن نہیں۔ لیکن اسلام میں صرف اپنی نجات ہی کافی نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ایک انسان صرف ایمان اور عمل کو قائم کرکے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ دوسروں کو بھی اس روشنی میں نہ لائے جو روشنی اس نے خود حاصل کی ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ انسان اپنی ذات میں کامل نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک نوع کا رکن ہے اس کی اخلاقی اور روحانی تکمیل اسی وقت ہو سکتی ہے کہ وہ دوسرے انسانوں کو بھی ایمان اور عمل کا پابند بنائے۔ اس کیلئے جہاں تقریری و تحریری تبلیغ نہایت ضروری ہے۔ وہاں بلکہ اس سے بڑھ کر ضروری امر یہ ہے۔ کہ انسان اپنے نیک اعمال سے دوسروں کو متاثر کرے۔

اگر ہم اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق نہ ڈھال لیں گے۔ تو خواہ ہم کتنی فصیح و بلیغ تقریریں کریں۔ خواہ کتنی دلآویز تحریریں شائع کریں۔ اس وقت تک ہم صحیح تبلیغ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ دین کے معاملہ میں مثال اور نمونہ تحریر و تقریر سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔

اس لئے اگر ہمارا یہ پکا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ تو سب سے پہلے ہمیں اپنے آپکو ایک ایسا نمونہ یا ایسی مثال بنانا پڑے گا جس سے دوسرے انسانوں کے دل خود بخود متاثر ہو سکتے ہیں:

دوسری بات جو اس ضمن میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں تبلیغ اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے تو ہمیں کسی وقت اس مقصد کو اپنی نظر سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ خواہ ہمارے راستہ میں کتنی رکاوٹیں آئیں۔ خواہ ہماری توجہ ہٹانے کے لئے مخالف عناصر کتنا ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکانے کی کوشش کریں۔ ہمیں ہر وقت اپنی منزل مقصود اپنی نظروں کے سامنے رکھنی چاہیئے۔ اور ان رکاوٹوں کو جو ہمارے راستہ میں ڈالی جاتی ہیں۔ محض عارضی سمجھنا چاہیئے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں ان رکاوٹوں کو ہٹانے کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ان رکاوٹوں کو ہمیں عارضی سمجھنا چاہیئے۔ اور ان میں ایسا محو نہیں ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہم اپنی منزل مقصود کو ہی فراموش کر دیں۔ راستہ میں غار بھی آئیں گے۔ خارزار بھی آئیں گے۔ کوہسار بھی آئیں گے۔ اور رود بار بھی آئیں گے۔ ہمیں ان سب رکاوٹوں کو دور اور عبور کرتے ہوئے آگے بڑھنا ہے۔ اور ان رکاوٹوں سے بے دل ہونے کی بجائے اپنی قوتوں کو زیادہ سے زیادہ مجتمع کرنا ہے۔ تاکہ یہ رکاوٹیں بھی دور ہوں۔ اور ہمارا قدم منزل کی طرف اور بھی آگے آگے بڑھتا جائے۔

احراریوں۔ مودودیوں اور دوسرے مخالفین احمدیت سے الجھنا ہماری منزل مقصود نہیں ہے یہ محض ہمارے راستہ میں گڑھے ہیں کانٹے دار جھاڑیاں ہیں۔ ان گڑھوں کو پر کرتے ہوئے جھاڑیوں کو صاف کرتے ہوئے ہمیں آگے بڑھتے جانا ہے۔ دنیا کے کنارے ہمارے استقبال کے لئے اپنی آنکھیں فرش راہ کئے ہوئے ہیں ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ ہمیں انہیں زیادہ دیر تک انتظار میں نہیں رکھنا۔ اللہ تعالےٰ کا کلام اور خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ کے اسوۂ حسنہ کو دنیا ترس رہی ہے۔ اے قافلہ والو آگے بڑھو آگے بڑھو۔ پیچھے مڑ کر نہ دیکھو۔ اے خدا تو ہی اس قافلہ کا قافلہ سالار ہے۔ اس کو منزل پر پہونچانا تیرا ہی کام ہے۔ اس لئے ہم تیری ہی مدد چاہتے ہیں۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین

قرارداد

آل پارٹیز کنونشن کی مجلس عمل نے روزنامہ "زمیندار" کے دفتر میں جو اجلاس مورخہ ۱۸ اگست کو منعقد کیا۔ اس میں حسب ذیل ایک قرارداد پاس کی گئی ہے۔

آل مسلم پارٹیز کنونشن کی مجلس عمل نے خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کی تقریر "یوم استقلال" پر غور کیا۔ اور مجلس عمل کے وفد نے جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس کے مندرجات کا بھی پوری طرح جائزہ لیا۔

مجلس عمل کا یہ اجلاس اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ وفد کے میمورنڈم کے جواب میں وزیر اعظم پاکستان نے مسلمانان پاکستان کے تینوں مطالبات کے متعلق کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا اور خواجہ صاحب نے اپنی تقریر یوم آزادی میں بعض ایسے اشارات فرمائے ہیں جنہیں مسلمان مایوس کن سمجھتے ہیں۔"

(باقی دیکھیں صفحہ ۲)

حضرت قائداعظم کا قوم سے عہد و پیمان

مسلم لیگ کا بنیادی اصول تمام مذہبی فرقوں کی آزادی ہے

مسلم لیگ فرقہ ہائے اسلام کے مذہبی عقائد میں کبھی دخل نہ دیگی

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور

آج سے رُبع صدی قبل حضرت امام جماعت احمدیہ نے مختلف فرقہ ہائے اسلام کے اتحاد کی یہ زرین تجویز پیش کی۔ کہ ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے۔ وہ قومی طور پر متحد ہو جائے تاکہ اتحاد کی برکت سے ہم اسلامی حقوق حاصل کر سکیں۔

اس پیغام کی صدائے بازگشت ہم نے حضرت قائداعظم کے منہ سے سنی۔ آپ نے مسلم لیگ کی رکنیت کے لئے یہی اصول رکھا۔ آپ نے سب سے زیادہ زور اسی اصول کے پیش نظر اسلامی اتحاد پر دیا۔ اور اسی اتحاد و یک جہتی کا ثمرہ پاکستان کی صورت میں ہمیں ملا۔

بات صاف ہے۔ ہر مسلمان کہلانے والا چاہے اس کے عقائد کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ دائرہ امت میں شامل اور قومیت کے لحاظ سے مسلمان ہے۔ اور سٹیٹ میں ایک مسلمان کے حقوق رکھتا ہے۔ تمام فرقہ ہائے اسلام قومیت واحدہ میں داخل ہیں۔ عقائد کا معاملہ بالکل الگ ہے۔ عقائد کے لحاظ سے مسلمانوں میں باہمی اختلافات ہر نوعیت کے موجود ہیں۔ جن کو چھوڑنے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں۔ کیونکہ عقائد ہر شخص کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔ بایں صورت دعوئے اسلام ہی بنائے اتحاد بن سکتا ہے۔ آپ سے زیادہ سے زیادہ اگر کوئی شخص اختلاف عقیدہ رکھتا ہے۔ تو اپنے عقیدہ کی رو سے جو چاہے اسے سمجھے لیکن آپ اسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم دائرہ امت یا مسلمان قوم سے خارج ہو۔ جب تک وہ اسلام کو خود ترک نہ کر دے۔ قومیت اسلام یا امت رسول سے کوئی دنیا کی طاقت کوئی دنیا کا دستور اسے نکال نہیں سکتا۔

قائداعظم نے اسی اساس اتحاد کو پیش نظر رکھا۔ اور مسلمان قوم کو سلک اتحاد میں پرو کر ایک نصب العین کے تحت ایک پلیٹ فارم پر لا کر جمع کر دیا۔ یہ اصول کہ ہر مسلمان کہلانیوالا قومیت واحدہ میں شامل ہے۔ مختلف مذہبی فرقوں اور گروہوں میں بٹی ہوئی قوم کے لئے صور اسرافیل ثابت ہوا۔ اس اصول میں وہ جذب تھا۔ جس نے ذروں کو صحرا اور قطروں کو ہم آغوش دریا بنا دیا۔ لیکن وائے افسوس کہ قوم کے ایک طبقہ نے قائداعظم کی وفات کے بعد کہ ابھی ان کا کفن بھی میلا نہ ہوا تھا۔ اسی درس اتحاد کو بھلا دیا جسکا نتیجہ آپکے سامنے ہے ہمارے قومی اتحاد کی گرفت دن بدن ڈھیلی پڑ رہی ہے حقیقی مسائل سے قوم کی توجہ ہٹ کر سطحی مسائل کی طرف مبذول کر دی گئی ہے ہراس اور یاس کی کیفیت ترقی پر ہے۔

ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ کہ قوم کا وہ طبقہ جو ہندو کے ساتھ ملکر متحدہ قومیت کے نام پر پاکستان کی مخالفت کرتا رہا ہے۔ آج مختلف فرقوں کے مسلمانوں کو اتحاد اسلامی کے سلک میں منسلک دیکھنا اسے گوارا نہیں۔ اس طبقہ کا دعوٰے یہ ہے۔ کہ مسلمان وہ ہے۔ جسے ہم مسلمان قرار دیں۔ جسے ہم مسلمان کہنا چھوڑ دیں وہ بھلا کب مسلمان رہ سکتا ہے۔ وہ دائرہ امت سے آناً فاناً خارج ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ کیا نظریہ ہے۔ نیشنلسٹ مسلمانوں کے ساتھ مل کر ہندو کے ساتھ اتحاد قومی ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں ہو سکتا تو ایک مسلمان کہلانے والے کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

آج ایسے لوگ قوم کے سامنے جواب دہ ہیں وہ ہمیں بتائیں کہ آخر اب اختلاف عقائد کی بناء پر کس کس کی گردن پر تلوار رکھیں گے۔ اگر مذہبی اختلاف کی بناء پر ارتداد کا دروازہ کھول کر پاکستان میں اقلیتیں بنانے کا ہی شوق ہے تو شوق سے اس کار تخریب میں حصہ لیجئے انجام کار پاکستان کی ساری کی ساری آبادی اقلیتوں میں بدل جائے گی۔ اور زیارت کے لئے بھی ایک مسلمان نہیں ملے گا۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ قوم کو اس خطرناک گڑھے سے بچا لیا جائے۔ تو ہمیں ایسے لوگوں کی رہبری کو ترک کرنا ہو گا۔ جن کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ خوگر انتشار ہیں۔ اور اتحاد اسلامی کی کوکھ سے جنم لینے والے نظریہ پاکستان کے سب سے بڑے دشمن ایسے لوگ اپنی ذلیل تاریخ گاہے بگاہے دہراتے رہتے ہیں۔ ہاں ہمیں قائداعظم کے اصول اتحاد کی طرف پیچھے لوٹنا ہو گا۔ ورنہ قوم کا شیرازہ یوماً فیوماً بکھرتا چلا جائے گا۔ جس سے ہمیں نقصان ہی نقصان ہے۔ اور فائدہ حاصل کرنے والا دشمن ہو گا

ہاں دکھا دے پھر وہی تصویر صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

(۱) شیعہ کانفرنس (لکھنؤ) کے پروپیگنڈا سیکرٹری کے تار کے جواب میں ۷ ؍ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو حضرت قائداعظم نے جو جواب دیا۔ اس میں آج بھی وہی اساس اتحاد موجود ہے۔ جس کو پیش نظر رکھکر آپ اپنی کھوئی ہوئی متاع حاصل کر سکتے ہیں۔ حضرت قائداعظم نے ارشاد فرمایا:-

"مسلم لیگ کی طرف سے اور میری طرف سے یہ بات بار بار صاف کر دی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کے ہر فرقہ کے ساتھ انصاف کیا جائے گا مسلم لیگ کا بنیادی اصول جس پر وہ آج بھی عامل ہے۔ تمام مذہبی فرقوں کی آزادی ہے مسلم لیگ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے مذہبی عقائد میں کبھی دخل نہ دے گی۔ اور نہ غیر مسلم اقلیتوں کے مذہبی عقائد میں دخیل ہو گی"۔

(بحوالہ حیات محمد علی جناح از رئیس احمد جعفری صاحب)

اس حتمی اور یقینی وعدہ کی موجودگی میں کیا کوئی جماعت مسلم لیگ یا دستور ساز سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے؟ ہر عقل سلیم رکھنے والا اس کا جواب نفی میں دے گا

ملا ازم سے نجات حاصل ہو گئی

حضرت قائداعظم کی دوربین نگاہ نے خوب بھانپ لیا تھا کہ جب تک ملا ازم کے چنگل سے قوم نجات حاصل نہ کرے گی۔ اتحاد اسلامی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اس عنصر کو سختی سے دبا دیا اور ایک فاتحانہ اعلان میں ارشاد فرمایا:-

"لیگ نے مسلمانوں کو ان کے رجعت پسند عناصر سے رہائی دلوائی ہے اور ایسی رائے کی تخلیق کر دی ہے۔ کہ وہ جو خود غرضی سے اپنی ذاتی اغراض کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ قومی غدار ثابت ہو گئے ہیں۔ لیگ نے آپ کو مولویوں اور ملاؤں کے ناکارہ عناصر سے بھی رہا کر دیا ہے۔ میں مولویوں کی جانب من حیث الجماعت اشارہ نہیں کر رہا۔ ان میں بعض مخلص ہیں اور محبان وطن۔ مگر ان کا ایک طبقہ واقعی برا ہے

میں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ برطانوی حکومت، کانگرسی، رجعت پسند مسلمان، اور مولوی و ملا ان چاروں سے رہائی پانے کے بعد اب آپ فرقہ اناث کو قید و بند سے چھڑائیں۔ یہ قطعاً ضروری ہے اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ ہم اہل مغرب کی نقالی کریں۔ اور بیہودگیاں اور غرابیاں اختیار کریں۔ ہرگز نہیں

اسی تقریر میں آگے چل کر فرماتے ہیں:-

میری اس بات کو دل میں جگہ دیجئے کہ اگر آپ مسلمانوں کے مابین کامل اتحاد پیدا نہ کریں گے۔ چاہے اس کی قیمت کتنی بھی اور کیسی ہی کیوں نہ دینی پڑے تو مسلمان تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ ہمیں اپنا بگڑا ہوا گھر بنانا چاہیئے...... ہاں قدم بڑھایئے۔ قدم بھر دنیا میں کوئی طاقت آپ کی راہ میں حائل نہ ہو سکے گی

(ارشادات جناح ص ۱۵۱ ؍ ۵۲)

حضرت قائداعظم کے یہ ارشادات ہمارے سامنے ایک لائحہ عمل پیش کرتے ہیں ان پر عمل کرنا آج بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا پاکستان بننے سے قبل۔

زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے؟

یہ خیال بالکل غلط ہے کہ زکوٰۃ کا سال ہمیشہ ماہ رجب سے شروع ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص ماہِ رمضان میں چاندی کے نصاب مالک ہوا۔ اور ماہ شوال میں سونے کے نصاب کا اور ذیقعد میں مویشیوں کے نصاب کا اور پھر ذی الحج میں دیگر اموال کا۔ تو جب تک وہ مالکِ نصاب رہے گا۔ اسی ترتیب کے ساتھ انہیں مہینوں سے اس کے سال کا شروع یا آخیر محسوب کیا جائے گا۔ اور انہیں مہینوں میں اسپر زکوٰۃ واجب ہوا کرے گی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ؛

احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات صریح خلاف ہے

جناب مودودی صاحب اور کشاف کے بیانات پر تبصرہ

اسلامی ریاست کے مسلمان شہری کی شرائط

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

الفضل ۳۰ جولائی میں خاکسار نے ایک مختصر شذرہ (۱) "جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی سے ایک ملاقات" (۲) "حدیث نبوی کے رو سے مسلمان کی عام تعریف" کے دوہرے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اس کے جواب میں اسلامی جماعت کے روزنامہ "تسنیم" کی اشاعت ۵ اگست میں جناب مولوی صاحب موصوف کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ علاوہ ازیں "تسنیم" مورخہ ۹ اگست میں "کشاف" کے قلم سے میرے مراسلہ پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ ان دونو مضامین کے متعلق چند گذارشات عرض ہیں:-

آدابِ مجلس اور آئینِ تہذیب کا وعظ

جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب نے اصل سوال کا جواب دینے کی بجائے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"۳۰ جولائی کے الفضل میں جناب ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے مجھ سے اپنی ایک ملاقات کا حال بیان فرمایا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جناب صوفی عبدالرحیم صاحب کی معرفت مجھے ایک پیغام ملا۔ کہ قادیانی جماعت کا ایک وفد مجھ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ میں نے ان کی اس خواہش کو قبول کرکے ۱۵ جولائی کو صبح کا وقت مقرر کر دیا۔ اور تین حضرات وقت مقررہ پر تشریف لائے۔ جن میں سے ایک ابوالعطاء صاحب بھی تھے۔ اس موقع پر جو گفتگو ہوئی۔ وہ ایک جماعت کے تین ذمہ دار آدمیوں اور دوسری جماعت کے ایک ذمہ دار رہنما کے درمیان تھی۔ اس طرح کی گفتگو کے متعلق کسی ایک فریق کا ایک طرفہ بیان اور وہ بھی پورے وفد کی طرف سے نہیں بلکہ وفد کے ایک رکن کی طرف سے شائع ہونا کسی طرح بھی آدابِ مجالس اور آئینِ تہذیب کے مطابق نہیں ہے۔ ایسی ہی غیر مہذب حرکت اس سے پہلے جمعیت علماء پاکستان کے مولوی سعید احمد کاظمی صاحب کر چکے ہیں۔" (تسنیم ۵ اگست)

اس پر میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری گفتگو کسی سیاسی نوعیت کی حامل نہ تھی۔ اور نہ ہی کسی طرح کی مخفی گفتگو تھی۔ بلکہ جناب مودودی صاحب سے علمی اور مذہبی گفتگو تھی۔ اس کا موضوع وہ شورش تھی۔ جو اسلام کے نام پر اس ملک میں برپا کی جا رہی ہے۔ یہ گفتگو کسی طرح بھی ایسی نوعیت کی نہ تھی۔ کہ اس کی اشاعت سے قبل جناب مولوی صاحب سے کسی اجازت حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی۔ خصوصاً جبکہ میں نے مراسلہ میں صرف دو خالص مذہبی سوالات کا ذکر کیا ہے اور اس سلسلہ میں جناب مولوی صاحب کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہیں کی۔ جو اس گفتگو میں نہ ہوئی تھی۔ مجھے تعجب اور حیرت ہے۔ کہ اسلامی جماعت کے "ایک ذمہ دار رہنما" سادہ الفاظ میں اظہار حقیقت کو بھی "غیر مہذب حرکت" قرار دینے کے لئے کیوں بے تاب ہیں؟ اگر میں نے اپنے مراسلہ مطبوعہ ۳۰ جولائی میں کچھ بھی خلاف واقعہ ذکر کیا ہوتا۔ تو جناب مولانا اس کا ذکر فرما سکتے تھے۔ لیکن محض مذہبی گفتگو کے شائع کرنے کو "آدابِ مجالس اور آئینِ تہذیب" کے خلاف قرار دے کر پہلو تہی کرنا درست نہیں ہے۔ جناب کو یاد ہوگا۔ کہ انقلاب سے قبل جب دارالاسلام پٹھانکوٹ میں ایک مرتبہ خاکسار نے چند احباب کی معیت میں جناب چودھری نیاز علی صاحب کی موجودگی میں گفتگو کی تھی۔ تو آپ کی جماعت کے آرگن نے یک طرفہ طور پر اور بالکل غلط رنگ میں اس گفتگو کا ذکر کیا تھا۔ مگر جناب نے اس وقت اس کو "غیر مہذب حرکت" قرار نہ دیا تھا۔ میں نے یہ بات برسبیل تذکرہ عرض کی ہے۔ ورنہ میرا یہ مقصد ہرگز نہیں۔ کہ اگر آپ کا اخبار کوئی غلط بیانی کرے۔ تو ہم بھی غلط بیانی کر سکتے ہیں۔ مجھے یہ معلوم نہیں۔ کہ جمعیت علماء پاکستان کے جناب مولوی سعید احمد صاحب نے آپ کے بارے میں کیا بیان شائع کیا ہے۔ لیکن میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے، وہ حرف بحرف درست ہے۔ میں نے نیک نیتی سے اپنے مراسلہ میں حدیث نبویؐ کا ذکر کرتے ہوئے دو سوال لکھے ہیں۔ جن کے جواب آپ نے مجلس میں نہ دیئے تھے۔ اور غور کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ ابھی تک وہ سوال تشنۂ تکمیل ہیں۔ آپ کے "کشاف" صاحب نے خفگی کے عالم میں ان کے متعلق جو لکھا ہے۔ اس پر میں آئندہ سطور میں عرض کرتا ہوں۔ آپ سے میری درخواست ہے۔ کہ مذہبی گفتگو میں اور اسکی اشاعت میں ذرا رواداری سے کام لینے کی عادت ڈالیں۔ کوئی غلط بیانی کرے۔ تو اسکی تردید ضرور فرمائیں، مگر حقائق کی اشاعت کو "غیر مہذب حرکت" قرار نہ دیا کریں۔ اگر آپ برا نہ منائیں۔ تو اتنی اور عرض ہے۔ کہ "آدابِ مجالس اور آئینِ تہذیب" کی اس دفعہ کا اعلان فرمائیں۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ احمدی جماعت کو احمدی لکھنے کی بجائے چڑانے کے لئے "قادیانی یا مرزائی" لکھنے پر اصرار کرنا چاہیئے۔

گفتگو کے "مرکزی مسئلہ" کے متعلق مودودی صاحب کا بیان

جناب مودودی صاحب لکھتے ہیں:-

"دراصل میں نے ابتداء سے آخر تک جس مسئلے پر گفتگو کو مرکوز رکھنے کی کوشش کی۔ وہ پاکستان کے آئندہ دستور میں قادیانیوں کی آئینی حیثیت کا مسئلہ تھا۔ اگرچہ وہ بار بار گفتگو کو مناظرے میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ کیونکہ مرزا صاحب ان کو اسی ایک کام کی تربیت دے گئے ہیں۔"

اس اقتباس کا آخری فقرہ جناب مولوی مودودی صاحب ایسے "ذمہ دار رہنما" کی ذمہ داری پر دلالت کرتا ہے۔ انہوں نے ہم پر "گفتگو کو مناظرے میں تبدیل کرنے کی کوشش" کا غلط الزام اس لئے لگایا ہے۔ کہ ہم نے آپ کے سامنے آپ کی خواہش کے مطابق طفل مکتب بننے سے عملی انکار کر دیا تھا۔ اور آپ کو اپنے متعلقہ سوالات کا جواب دینے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جناب مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"اس گفتگو کے درمیان میں جو دوسرے مسائل ارکانِ وفد چھیڑتے رہے۔ ان کو میں صرف اس لیے ٹالتا رہا۔ کہ اس مسئلہ زیر بحث سے ہٹ کر غیر متعلق باتوں میں وقت ضائع کرنا مجھے پسند نہ تھا۔"

گویا مولوی صاحب کو یہ تو تسلیم ہے۔ کہ انہوں نے ہمارے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ وہ انہیں ٹالتے رہے لیکن اب آپ ان کو "غیر متعلق باتیں" قرار دیتے ہیں۔ ناظرین کرام یہ ذہن میں رکھیں۔ کہ جناب مودودی صاحب نے گفتگو کا مرکزی مسئلہ "پاکستان کے آئندہ دستور میں قادیانیوں کی آئینی حیثیت" قرار دیا ہے۔ اور اب وہ سوالات پڑھیں۔ جو میں نے الفضل ۳۰ جولائی میں بھی ذکر کئے ہیں۔ لکھا ہے:-

(۱) "پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف اور جماعت احمدیہ کے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بارے میں موجودہ شورش کا ذکر تھا۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل حدیث پیش کی۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں

من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ۔ رواہ البخاری (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان ص۱۲) کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے۔ اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے۔ اور ہمارا ذبیحہ کھائے۔ یہ وہ مسلمان ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی ذمہ داری ہے۔ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں خلل پیدا نہ کرو۔

میں نے عرض کیا۔ کہ کیا آئین پاکستان میں مسلمان کی اس تعریف کو آپ اساس اور بنیاد قرار دیں گے؟ جناب مولوی صاحب نے فرمایا۔ فقہاء نے مسلمان کی تعریف اس کے علاوہ کی ہے۔ اس حدیث کے الفاظ عام ہیں۔ میں نے پھر عرض کیا۔ کہ آخر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تعریف مسلمان عام ہے یا خاص۔ بہرحال اس قابل ہے۔ کہ آئین ساز مجلس اسے بنیاد تسلیم کرے۔ اس تعریف کے رو سے جماعت احمدیہ کو بہرصورت مسلمان ماننا پڑے گا۔"

(۲) "آپ لوگ جو جماعت احمدیہ کو اس لئے غیر مسلم قرار دے رہے ہیں۔ کہ وہ معاذ اللہ ایک جھوٹے نبی کو مانتی ہے۔ حالانکہ وہ تمام ایمانیات کو مانتی ہے۔ اور قرآنی شریعت پر عمل پیرا ہے۔ نماز پڑھتی ہے۔ اور قبلہ کو مانتی ہے۔ کسی ایک چیز کا بھی انکار نہیں کرتی۔ آپ فرمائیں کہ قرآن مجید یا حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی نص ہے۔ جس کے رو سے جھوٹے نبی کو سچا سمجھ کر ماننے والا کافر ہو جاتا ہے؟ جناب مولوی صاحب اس بارے میں کوئی آیت یا حدیث پیش نہ کر سکے۔ اتنا فرمایا کہ سارے فرقے تمہیں کافر کہتے ہیں۔ یا یہ کہ تم ان کو کافر کہتے ہو۔ ظاہر ہے کہ اس جواب کا میرے سوال سے تعلق نہ تھا۔ سوال یہ نہ تھا۔ کہ کون کیا کہتا ہے۔ سوال صرف یہ تھا۔ کہ آیا قرآن و حدیث کی نصوص میں جھوٹے مدعی نبوت کو سچا ماننے والا جبکہ وہ اصول دین میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا۔ کافر ہے یا نہیں؟ (الفضل ۳۰ جولائی ۵۲ء)

ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ دونوں سوال مودودی صاحب کے "مرکزی مسئلہ" سے بنیادی تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو "غیر متعلق" کہہ کر ٹالنا ہرگز درست نہ تھا اب بھی "اسلامی آئین" کے علمبرداروں کا فرض ہے۔ کہ خدا ترسی سے کام لیکر ان امور کی طرف توجہ کریں۔ اور قرآن و حدیث کے مطابق آئین بنائیں۔

جناب مودودی صاحب کا غیر اسلامی نظریہ

پاکستان میں موجودہ اسلامی حکومت کو مودودی صاحب "مسلمانوں کی حکومت" کہتے ہیں۔ "اسلامی حکومت" نہیں مانتے۔ کیونکہ ان کے خیال میں ابھی تک قرآن و حدیث کے مطابق آئین مرتب نہیں ہوا۔ اس عقیدہ کے باوجود آپ نے جماعت احمدیہ کو یوں تلقین فرمائی ہے کہ:-

"اب آپ کا معاملہ براہِ راست مسلمانوں کی اکثریت سے ہے۔ جس کی رائے کو بہرحال اس ملک میں دستور و قانون کی حیثیت سے نافذ ہونا ہے۔" (تسنیم ۵ اگست)

مقام غور ہے۔ کہ احمدیوں کے معاملہ میں اکثریت کی رائے کو "دستور و قانون" قرار دیا جاتا ہے اور جماعت اسلامی کے بارہ میں اس اصول کو توڑا جاتا ہے۔ کیا اس سے ظاہر نہیں کہ جماعت احمدیہ کے معاملہ میں جناب مودودی صاحب کا رویہ سراسر غیر اسلامی ہے مولوی صاحب کو واضح کرنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ قرآن و حدیث کے نصوص کو اس ملک کا "دستور و قانون" بنانا چاہتے ہیں۔ یا مسلمانوں کی اکثریت کی رائے کو؟ اگر مؤخر الذکر صورت انہیں مطلوب ہے۔ تو اسلامی دستور کے مطالبہ کا ملک بھر میں ہنگامہ کیوں برپا کیا جا رہا ہے؟ اور اگر ان کی مراد اول الذکر صورت سے ہے۔ تو جماعت احمدیہ کے بارے

پی اس پی تبدیلی کیوں کی جا رہی ہے؟

حدیث نبوی اور آئین پاکستان میں مسلمان کی تعریف۔

جناب مودودی صاحب کے بیان کو ناکافی سمجھ کر محترم "کشاف" صاحب نے "آئین تہذیب" کے مطابق "قادیانی دجل کی توضیح" کا جذباتہ عنوان قائم کر کے حدیث میں صلی صلاتنا کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"سوال یہ ہے۔ کہ جمہور مسلمان جب اس کی تعریف میں آتے ہیں۔ تو پھر قادیانی حضرات ان کو محض مرزا غلام احمد کی نبوت کے انکار پر کیوں کافر اور خارج از اسلام اور غیر ناجی قرار دیتے ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ خود تو یہ حضرات مسلمانوں کو اسلام سے خارج اور کافر قرار دیں۔ اور اپنے آپ کو اس حدیث کی بنا پر اسلام کے دائرے میں رکھے جانے پر اصرار کریں"

(تسنیم ۱۰ اگست ۵۲ء)

اس سوال کا جواب تو ہمارے مراسلہ مطبوعہ الفضل ۔ سو جولائی میں بایں الفاظ موجود ہے کہ:۔

"ہمارے نزدیک تو حدیث نبوی کے مطابق حکومت پاکستان کو اپنے آئین میں یہی تعریف بطور بنیاد تسلیم کر کے تمام فرقوں کو مسلمان قرار دینا چاہیئے۔ اور ان کے جان و مال و آبرو کی ہر طرح سے ذمہ داری لینی چاہیئے۔"

پس اس حدیث نبوی کے مطابق تمام مسلمان کہلانے والے فرقے آئین پاکستان کی رو سے مسلمان ہیں اور ہم اسی اصل پر قائم ہیں۔ علماء کے اندرونی جھگڑوں اور فتاوی کو نظر انداز کرنے کے لئے پاکستان کی حکومت کے پاس واضح حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے۔

من صلی صلاتنا کا مطلب کیا ہے؟

تسنیم کے کشاف صاحب لکھتے ہیں "من صلی صلاتنا" میں تو وہ لوگ شامل ہونگے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں۔ نہ یہ کہ ان کی امامت کو حرام اور نماز جنازہ کو حرام قرار دیں"

اس کے جواب میں عرض ہے کہ:۔

(۱) الفاظ حدیث کا یہ مطلب نہیں۔ جو معترض نے لیا ہے۔ امام ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ صلی صلاتنا کی شرح میں لکھتے ہیں۔ ای کما نصلی (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) کہ جو ہماری طرح نماز پڑھتا ہے۔

(۲) دوسرے ہر فرقے کے لوگ یہی کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھتے ہیں۔ حالانکہ یہ فرقوں والے شیعہ سنی وغیرہم ایک دوسرے کے پیچھے نماز جنازہ نہیں پڑھتے۔ اور نہ جائز سمجھتے ہیں۔

پس جناب "کشاف" کا یہ استدلال بھی باطل ہے اس اعتراض میں مزید ستم ظریفی یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو ایک فرقے کے لوگوں کو کافر قرار دے کر ان پر مسجدوں کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔ اور انہیں مسجدوں میں داخل ہونے سے روک دیا جائے۔ اور دوسری طرف ان پر یہ اعتراض کیا جائے۔ کہ تم ہمارے ساتھ مل کر نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

دوسرے سوال کے متعلق کشاف صاحب کا جواب

لکھتے ہیں:۔ "مولوی ابو العطاء صاحب نے یہ سوال بھی پوچھا ہے۔ کہ قرآن مجید یا حدیث رسول اللہ کی وہ کونسی نص ہے۔ جس کی رو سے جھوٹے نبی کو سچا سمجھ کر ماننے والا کافر ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ گویا مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو ماننے والے بھی مسلمان تھے ہے"

ہم بھی جواب میں سبحان اللہ کہتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے سوال میں ہی تحریف کر دی ہے۔ سوال اوپر درج ہو چکا ہے سوال مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو ماننے کا نہیں ہے جو اسلامی شریعت میں تنسیخ و تبدیل کے مدعی تھے۔ اور پانچ نمازوں کی بجائے تین نمازیں قرار دیتے تھے سوال صرف یہ ہے۔ کہ آیا قرآن و حدیث کی نصوص میں "جھوٹے" مدعی نبوت کو سچا ماننے والا جب کہ وہ اصول دین میں کوئی تبدیلی بھی نہیں کرتا کافر ہے یا نہیں؟ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ کے بارے میں یہ سوال ہی نہیں ہوتا۔ یہ سوال صرف ایسے مدعی کے متعلق پیدا ہوتا ہے۔ جو اسلام کو کامل دین اور اسلامی شریعت کو کامل اور دائمی شریعت مانتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو ہے ایسے مدعی کو کچھ علماء اپنے طریق کے مطابق جھوٹا کہتے ہیں۔ کچھ لوگ اسے صادق مان کر اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اب یہ علماء اپنی کثرت کے زعم میں اس مدعی کے پیروؤں کو اسلامی آئین کے مطابق کافر قرار دیتے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ کی وہ کونسی نص ہے۔ جس کی رو سے تم اس صادق کو جھوٹا قرار دے کر اس کے پیروؤں کو کافر کہتے ہو؟ اور انہیں غیر مسلم اقلیت گرداننا چاہتے ہو؟ میرا یہ سوال ان لوگوں پر یہ امر واضح کرنے کیلئے ہے۔ کہ آپ محض "اکثریت کی رائے" کا نام "اسلامی آئین" رکھ رہے ہیں۔ ورنہ نصوص قرآنی و حدیثی کی پیروی آپ کا نصب العین نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اکثریت قرار دینے کے لئے یہ شورش برپا نہ کرتے۔ غالباً کشاف صاحب کو یہ معلوم نہیں۔ کہ ابتداءً ہر نبی کو جھوٹا کہنے والے کثرت میں ہوتے ہیں۔ اور وہ نبی کے ماننے والوں کو کافر اور مرتد اور صابی ٹھہرایا کرتے ہیں۔ ایسے ظالم لوگوں کو سمجھانے کے لئے کبھی أرأيتم ان كان من عند الله وكفرتم به (الاحقاف ع۱) اور وان يك كاذبا فعليه كذبه (غافر ع۴) کا اسلوب بھی اختیار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بقول کشاف "ایک ہی مفہوم کو ادا کرنے کیلئے ہر زبان میں کئی الفاظ ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ ایک مطلب کیلئے ایک ہی لفظ استعمال کیا جائے"

جہاں تک اس بارے میں قرآن و حدیث کی نص کا تعلق ہے۔ جناب مولوی مودودی صاحب بھی پیش نہ فرما سکتے تھے۔ اور اب کشاف صاحب نے بھی کوئی نص پیش نہیں کی۔

سلف صالح نے ایک قسم کی نبوت کو جاری مانا ہے

کشاف صاحب نے لکھا ہے۔

"بعض حوالے ملا علی قاری، مولوی قاسم نانوتوی اور ابن عربی کے اجرائے نبوت کے متعلق پیش کئے جاتے ہیں۔ اور اس امر کو نہیں دیکھتے کہ اول تو ان تین چار حضرات کے خیالات جمہور فقہائے امت کی اکثریت کے مقابلے میں کیا وزن رکھتے ہیں۔ دوم یہ کہ یہ صوفیا یا علماء جس قسم کی نبوت کے قائل ہیں وہ ولایت کی قسم کی ایک چیز ہے" (تسنیم ۹ راگست)

یوں تو نہ ماننے کے لئے بہانے ہمیشہ بسیار رہتے ہیں مگر یہ دو عذر تو نہایت رکیک ہیں۔ اول تو یہ بزرگ "تین چار حضرات" نہیں۔ بلکہ وہ جنوں ائمہ اور مفسرین ہیں اور پھر ان میں سے ایک ایک ایسا ہے۔ کہ ہزاروں فقہاء ان کے کفش بردار ہیں۔ آپ نے بڑی سادگی سے "ملا علی قاری" لکھ دیا۔ حالانکہ وہ بہت بلند پایہ فقیہہ اور امام گذرے ہیں۔ آپ نے مولوی "قاسم نانوتوی" لکھتے ہوئے محسوس تک نہیں کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ ورنہ ان کا نام تو یوں لکھتے۔ "حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند" ہیں جنہوں نے اپنے وقت میں اسلام کی نادر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور آج بھی ان کے شاگردوں میں ہزاروں علماء اور فقہاء ہیں۔ اور باقی رہے۔ "رئیس الصوفیا حضرت الشیخ الاکبر ابن العربی" تو وہ تصوف کے مشہور امام ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی تو غور فرمائیں۔ کہ فقہاء نے ان مقدسوں کا کب مقابلہ کیا۔ دوسری بات آپ نے یہ لکھی ہے۔ کہ جس قسم کی نبوت کے یہ قائل ہیں۔ وہ ولایت کی قسم کی ایک چیز ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے۔ کہ سلف صالحین کے نزدیک ایک قسم کی نبوت جاری ہے۔ اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ آپ اسے بزعم خود ولایت کی قسم کی ایک چیز قرار دے رہے ہیں۔ ہمارا سوال صرف اتنا ہے۔ کہ سلف صالحین نے شریعت والی نبوت کو قطعی طور پر بند قرار دیا ہے۔ اب جس قسم کی نبوت کو انہوں نے جاری قرار دیا ہے۔ وہ غیر تشریعی نبوت ہی ہو سکتی ہے۔ اب آپ اس غیر تشریعی نبوت کو "ولایت کی قسم کی ایک چیز" کہ لیں۔ تو آپ کی مرضی ہے۔ بہر حال وہ غیر تشریعی نبوت۔ پس ثابت ہوا کہ سلف صالحین غیر تشریعی نبوت کے جاری ہونے کے قائل تھے۔ اور اس قسم نبوت کے جاری ماننے کو خاتمیت محمدیہ کے منافی نہ جانتے تھے آج جو علماء جماعت احمدیہ کو غیر تشریعی نبوت کے عقیدہ کی وجہ سے خاتم النبیین کا منکر اور کافر قرار دے رہے ہیں۔ کیا وہ ان تمام بزرگان امت کو بھی خاتمیت محمدیہ کے منکر اور کافر قرار دیں گے؟ اس وقت زیر بحث امر صرف یہ ہے۔ کہ آیا غیر تشریعی قسم کی نبوت کو جاری ماننا خاتم النبیین کے منافی ہے؟ ظاہر ہے کہ اس بارے میں بزرگان امت ہمارے ساتھ ہیں وھو الحق۔

مخالفین انبیاء کے نقش قدم پر

کشاف صاحب اپنے صالحانہ انداز میں لکھتے ہیں:۔

"ان حضرات کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ بالفرض اگر امت محمدیہ میں کوئی نبی آنا بھی ہو۔ تو بھی مرزا صاحب اپنی علمیت اور سیرت و کردار کی بناء پر ایک عام مسلمان سے اونچی سطح کے آدمی ثابت نہیں ہوتے۔ تا بہ نبوت چہ رسد"

ممکن ہے۔ کہ تسنیم والوں کا خیال ہو۔ کہ یہ صرف ہماری ایجاد ہے۔ اس لئے ان کی آگاہی کے لئے آیات ذیل پیش کرتا ہوں۔ (۱) قال الملأ الذين كفروا من قومه انا لنراك في سفاهة وانا لنظنك من الكاذبين (اعراف ع۶۶) حضرت ہودؑ کے منکر سرداروں نے کہا۔ کہ اے ہودؑ! ہماری نظر میں تو سراپا حماقت ہے۔ اور ہمارے خیال میں تو سراسر جھوٹا ہے۔" گویا حضرت ہودؑ کے دشمنوں نے "علمیت اور سیرت و کردار" کی بناء پر حضرت ہودؑ کو نہایت پست قرار دیا تھا۔ (۲) وقالوا مجنون وازدجر (القمر ۹) حضرت نوحؑ کی قوم نے کہا۔ کہ یہ پاگل ہے۔ اور ہر لحاظ سے دھتکارے جانے کے قابل ہے۔ (۳) واذا رأوك ان يتخذونك الا هزوا أهذا الذي بعث الله رسولا (الفرقان ع۴) جب کفار مکہ تجھے دیکھتے ہیں۔ تو تمسخر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ کیا اسی کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ (۴) وقالوا لولا نزل هذا القرآن على رجل من القريتين عظيم (الزخرف ۳۱) قریش نے کہا۔ کہ یہ قرآن دو بستیوں میں سے کسی اونچی سطح والے انسان پر اترنا چاہیئے تھا (۵) قالوا يا شعيب ما نفقه كثيرا مما تقول وانا لنراك فينا ضعيفا ولولا رهطك لرجمناك وما انت علينا بعزيز (ہود ع۸) دشمنوں نے کہا۔ کہ اے شعیبؑ! تیری اکثر باتیں غیر معقول ہیں۔ اور تو سراسر ضعیف ہے۔ تیری ہمارے نزدیک کوئی عزت نہیں۔ اگر تیرا قبیلہ نہ ہوتا۔ تو ہم نے کب کا تجھے سنگسار کر دیا ہوتا۔"

ان پانچ آیات سے ثابت ہے۔ کہ ہر نبی کو اس کے زمانہ کے مخالف لوگوں نے "علمیت اور سیرت و کردار" میں پست قرار دیا ہے اور اپنے علم پر نازاں ہو کر وہ نبیوں کا انکار کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ فلما جاءتهم رسلهم بالبينات فرحوا بما عندهم من العلم۔ (المومن ع۹) جب ان کے پاس رسول بینات لے کر آئے۔ تو وہ اپنے علم پر مغرور ہو گئے۔ اور انہوں نے انبیاء کا انکار کر دیا۔ پس "تسنیم" والے یہ فقرے کس کو مخالفین انبیاءؑ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

اسلامی ریاست کے مسلمان شہری کی شرائط

اللہ تعالیٰ کا عجیب تصرف ہے۔ کہ جس پرچہ میں جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے میرے مراسلہ کے خلاف بیان شائع کرایا ہے نیز ایک مضمون میں احمدیوں کے "غیر مسلم اقلیت" قرار دیئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اسی پرچہ میں "اسلامی ریاست میں شہری حقوق" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ ویقیموا الصلوٰة ویؤتوا الزکوٰة فاذا فعلوا ذالک عصموا منی دماءھم الا بحق الاسلام وحسابہم علی اللّٰہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں لوگوں سے جنگ کروں۔ یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کریں اور زکوٰة ادا کریں جب وہ یہ باتیں کرنے لگیں۔ تو ان کی جانیں محفوظ ہو جائیں گی۔ مگر اسلام کے حق کے تحت۔ رہا ان کے باطن کا محاسبہ تو یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ اللہ کے ذمہ ہے

ایک دوسری روایت میں ہے

امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللّٰہ فاذا قالوا وصلوا صلوٰتنا واستقبلوا قبلتنا وذبحوا ذبیحتنا فقد حرمت علینا دماءھم واموالھم الا بحقہا وحسابہم علی اللّٰہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں لوگوں سے جنگ کروں۔ یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللّٰہ کا اقرار کریں۔ جب وہ اس کا اقرار کریں۔ ہمارے طریقے پر نماز پڑھنے لگیں۔ ہمارے قبلہ کی طرف رخ کریں۔ اور ہمارے طریقے پر اپنے ذبیحہ کو ذبح کریں۔ تو ہمارے اوپر ان کا خون اور ان کا مال حرام ہو گیا۔ مگر کسی شرعی حق کی بنا پر۔ رہا ان کا باطن تو اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

مذکورہ بالا شرطیں پوری کرنے کے بعد اسلامی ریاست کے ایک شہری کو نہایت وسیع حقوق مل جاتے ہیں۔ اور ان حقوق کی حفاظت ریاست کا محض ایک عام فرض ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اس پر عائد ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کو اگر وہ نہ نباہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول نے ایک مسلمان شہری کو اس کے حقوق کی جو ضمانت دی ہے۔ اسے بغیر حق شرعی تلف کر دے۔ تو محض ایک شہری کا حق ہی تلف نہیں کرتی۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت بھی کرتی ہے۔ اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔" (تسنیم لاہور ۵ اگست ۵۲ء)

اس اقتباس سے عیاں ہے۔ کہ اسلام نے اسلامی ریاست کے مسلمان شہری کے لئے صرف یہ شرائط عائد کی ہیں۔ کہ وہ (۱) کلمۂ شہادت پڑھے۔ (۲) اسلامی طریق پر نماز پڑھے۔ (۳) قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھے۔ (۴) زکوٰة ادا کرے۔ (۵) اسلامی طریق پر ذبیحہ کو ذبح کرے۔ جس فرد یا جس قوم میں یہ شرائط پائی جائیں۔ وہ اسلامی ریاست میں مسلمان شہری کی حیثیت سے آباد ہوں گے۔

جماعت احمدیہ کے ہر فرد میں یہ شرائط متحقق ہیں۔ جناب مودودی صاحب اور اسلامی جماعت کے ممبر بتائیں۔ کہ وہ احرار کی تقلید میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک میں حصہ لیکر سرور کونین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کی صریح مخالفت پر کیوں آمادہ ہو گئے ہیں۔ کیا انہیں قیامت کی جوابدہی کا ڈر نہیں؟

وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

دعائے مغفرت

(۱) میرا بچہ احیاء الدین بعمر ۶ سال شب درمیان ۸ - ۹ اگست اپنے حقیقی مولا کے پاس چلا گیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ متعلقین کو صبر اور نعم البدل عطا فرمائے۔

چراغ الدین مبلغ سلسلہ احمدیہ راولپنڈی۔

(۲) مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۵۲ء کو میری خالہ زاد بہن چند دن بیمار رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چودھری نذیر حسین صاحب آف کوئٹہ حال کراچی آر۔پی۔ایم کی لڑکی تھیں۔ اور چودھری محمد اسماعیل صاحب دارالرحمت قادیان کی نواسی تھیں۔ احباب سے استدعا ہے۔ کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھ کر ممنون احسان کریں اور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور اس کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

چودھری عبدالباسط معرفت ڈاکٹر کوکب ایوانی صاحب ایم۔بی۔ایس۔سی جنگ نگر نواں کوٹ چودھری لاہور۔

ولادت: مورخہ ۱۱ اگست ۵۲ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے ہاں فرزند عنایت فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالحکیم سیکرٹری تبلیغ اوکاڑہ۔

گوشوارہ وصولی چندہ جلسہ سالانہ بابت یکم مئی ۱۹۵۲ء تا ۳۱ جولائی ۱۹۵۲ء

مندرجہ ذیل نقشہ میں جماعتوں کی وصولی چندہ از یکم مئی تا ۳۱ جولائی ۱۹۵۲ء بمقابلہ تدریجی بجٹ سہ ماہ شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ جماعتہائے متعلقہ ابھی سے اپنے بجٹ ادا کر دیں۔ اگر نہ کی تکمیل کریں۔ بجٹ میں سالہائے سابقہ کے بقایاجات شامل نہیں کئے گئے۔ بلکہ الگ دکھائے گئے ہیں۔

جماعت	بجٹ	بجٹ سہ ماہ	وصولی سہ ماہ	بقایا	بقایا سالہائے گذشتہ
ربوہ حلقہ الف	۵۱۰۲	۱۲۷۶	۶۵۵	۶۲۱	۴۴۹
" " ب	۳۷۶۱	۹۴۰	۹۵۱	—	—
" " ج	۲۱۸۴	۵۴۶	۱۵۰۶	—	—
جھنگ مگھیانہ	۵۷۴۳	۱۴۳۶	۴۸۶	۹۵۰	۵۱۱۴
شیخوپورہ	۵۰۶۸	۱۲۶۷	۱۱۹۷	۷۰	۲۰۰۴
قصور	۴۳۱۷	۱۰۷۹	۲۸۴	۷۹۵	۱۴۵۲
گوجرانوالہ	۸۲۱۰	۲۰۵۳	۲۲۰۵	—	۲۸۷۲
گجرات	۴۶۲۳	۱۱۵۶	۱۶۷۸	—	۷۰
جہلم	۵۹۲۶	۱۴۸۲	۱۲۳۸	۲۴۴	۴۷۵
سیالکوٹ چھاؤنی	۵۷۲۱	۱۴۳۰	۸۲۵	۶۰۵	—
نوشہرہ کینٹ	۷۳۲۲	۱۸۳۱	۱۶۱۷	۲۱۴	—
ایبٹ آباد	۴۴۴۰	۱۱۱۰	۴۱۱	۶۹۹	۸۸۷۲
مردان	۴۱۴۱	۱۰۳۵	۷۸۹	۲۴۶	۲۷۸۴
ملتان	۶۵۶۴	۱۶۴۱	۱۴۱۴	۲۲۷	۳۰۰۰
منٹگمری	۵۸۲۶	۱۴۵۷	۱۱۵۰	۳۰۷	—
اوکاڑہ	۵۱۶۰	۱۲۹۰	۹۹۹	۲۹۱	—
سکھر	۴۵۳۵	۱۱۳۴	۱۴۷۵	—	—
محمد آباد اسٹیٹ	۴۰۵۵	۱۰۱۴	۱۱۹۷	—	—
نصرت آباد اسٹیٹ	۴۲۷۵	۱۰۶۹	—	۱۰۶۹	۱۲۴۳۹
کنری	۵۱۳۳	۱۲۸۳	۷۸۲	۵۰۱	۲،۷۰۱
میزان	۱۰۲،۱۰۶	۲۵،۵۲۹	۲۰،۸۵۹	۶،۸۳۹	۴۲،۲۳۲

درخواست ہائے دعاء

میرا محکمانہ امتحان ہونے والا ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے کامیابی عطا فرمائیں۔

(مسعود احمد شاہ چک ۲۴۴ ج۔ب ضلع لائلپور)

۲۔ میری اہلیہ عرصہ تین سال سے کان اور سر درد کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ اس وقت تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید عبدالغنی شاہ مٹھا ٹوانہ)

(۳) میرے تایا جان ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی مخلصی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار اکرام اللہ خان تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

فرقہ پرستی کی آگ کو ہوا دینے والے ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں"

پاکستان کا تعلیم یافتہ طبقہ احرار کی حالیہ مہم کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے

روزنامہ "ڈان" کے نام چند خطوط

"خطرناک رجحانات" کے عنوان سے روزنامہ "ڈان" کراچی میں جو اداریئے شائع ہوئے تھے۔ اب تک معاصر مذکور کے کالموں میں ان کے متعلق تعریفی خطوط کا سلسلہ جاری ہے۔ ذیل میں ان خطوط میں سے دو خطوط کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔

(شیخ محمد احمد پانی پتی)

(۱)

آپ نے ملاؤں کے طریق کار کو آشکارا کر کے اور ان تفرقہ انگیز سرگرمیوں کی روک تھام نہ ہونے کی صورت میں جو محض ذاتی اغراض کی بنا پر ایک فرقہ کے خلاف دوسرے فرقوں کے جذبات ابھار کر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ملت و حکومت کو ان کے خطرناک نتائج سے خبردار کر کے ملک کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔

یقیناً انہوں نے ملک کی پر امن فضا کو برباد کر کے اور یہاں پر ابتری پھیلانے کی کوشش کر کے ملک کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ وہ بڑے بڑے لیڈروں اور ہندوستان کے مسلم اخبارات کے سنجیدہ مشوروں پر بھی کان دھرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ خواجہ حسن نظامی جیسے مشہور لیڈر نے بھی ان ملاؤں کی سرگرمیوں کو بڑی شدت سے محسوس کیا ہے اور ان کی مذمت کی ہے۔

اگر ان ملاؤں کے مشوروں پر عمل کیا جائے تو پاکستان بدترین قسم کی ملائی سلطنت بن جائیگا۔ جہاں آزادئ ضمیر کی مطلق اجازت نہ ہو گی۔ اگر کوئی مسلمان شامت اعمال سے ان کے فتوؤں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے گا۔ تو وہ سنگسار کر دیا جائے گا۔ وہ دن کسی ملک یا قوم کے لئے بڑا منحوس ہوگا۔ جب متعصب ملاؤں کے ہاتھوں میں ملک کی باگ ڈور چلی جائے۔ اور اس طرح اس کی ترقی صدیوں پیچھے جا پڑے۔

ان ملاؤں کا ماضی جنہوں نے حالیہ شورش برپا کی ہوئی ہے۔ تاریخ کا ایک کھلا ورق ہے۔ جیسا کہ مسٹر اصغر بھٹی ممبر پنجاب پراونشل مسلم لیگ نے بھی اپنی فصیح و بلیغ تقریر میں اشارہ کیا تھا۔ یہ احرار کانگرس کے پٹھو تھے۔ اور کسی موقع پر بھی انہوں نے کانگرس کو فائدہ پہنچانے اور مسلم لیگ کو زک پہنچانے سے دریغ نہیں کیا۔ ۱۹۴۶ء کے نازک انتخابات کے موقعہ پر جبکہ مسلم لیگ کو ثابت کرنا تھا کہ وہی اس وقت کے متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ احرار کے لیڈروں نے یہ زہر اگلا کہ وہ لوگ جو مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں۔ اور سؤر کا گوشت کھانے والے ہیں"۔ مسلم لیگ کے متعلق انہوں نے یہ ارشاد فرمایا"۔ مسلم لیگ عافیت کوشوں کی جماعت ہے۔ اور اس کا مقصد غیر ملکیوں کے اقتدار کو مضبوط کرنا ہے"۔

اگر ان ملاؤں کے فتووں کو دیکھا جائے۔ تو مسلمانوں کے ۷۲ فرقوں میں سے کوئی فرقہ بھی ایسا نہیں نکلے گا۔ جس کو دوسرے فرقوں کی طرف سے ملحد کافر اور بے دین کا خطاب نہ دیا گیا ہو۔ اسطرح ان فتویٰ بازوں کی وجہ سے دنیا کے پردہ پر کوئی مسلمان بھی باقی نہ رہے گا۔

پاکستان ایک نازک مرحلہ سے گزر رہا ہے۔ قائداعظم کی فرمودہ تعلیم "یقین، اتحاد اور تنظیم" پر عمل کرنے کی ضرورت آج سے پہلے اس شدت سے کبھی پیش نہیں آئی تھی۔ ہمیں اس پر جوش پیغام کو حرز جان بنا کر رکھنا چاہیئے۔ جو آپ نے پاکستان کے قائم ہونے پر قوم کو دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا "تم اب آزاد ہو تمہیں اپنے مندروں مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کی پوری آزادی ہے مذہبی لحاظ سے خواہ تمہارا کسی فرقہ سے تعلق ہو۔ حکومت اس میں مزاحم نہیں ہوگی۔ ہم نے اپنے کام کی بنیاد اس اصول پر رکھی ہے کہ ہم ایک ملک کے شہری ہیں اور ہم سب کو یکساں حقوق حاصل ہیں"۔

(ایک واقف حال از کراچی روزنامہ ڈان ۱۳ اگست ۱۹۵۲ء)

(۲)

میں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ آپ کے اداریئے پنجاب میں حالیہ احراری شورش اور افغان نواز مصری ملاّ کے ظالمانہ فتوے کے متعلق پڑھے۔ میں ان اداریوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ آپنے واضح کیا ہے ان دونوں واقعات کا ایک ہی وقت میں رونما ہونا اس ناپاک سازش پر دلالت کرتا ہے جس کے ذریعہ مسلمان قوم کی صفوں میں انتشار اور پھوٹ ڈالنا مقصود ہے۔

اس وقت جبکہ پنجاب کے نیم سرکاری اخبارات بھی احرار کے ساتھ ان کی نفرت انگیز سرگرمیوں میں جو کہ پاکستان کے تحفظ، بقا اور سلامتی کو سخت خطرہ ہے یہ اُن کے شریک ہیں۔ آپ خفیف سے خفیف فرقہ پرستی سے بھی منزہ ہیں اور ملک کی صحیح طور پر راہنمائی کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے آپ نے اپنے آپ کو ان عظیم اصولوں کا حامل ثابت کر دیا ہے جن کو قائم رکھنے کے لئے ہمارے محبوب قائداعظم نے اپنی ساری عمر صرف کر دی۔ آپ نے وہی کچھ کیا جس کی قائداعظم ان جیسے حالات میں آپ سے توقع رکھتے تھے۔

وہ لوگ جو فرقہ پرستی کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں وہ ملک کو ایسا ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور جیسا کہ آپ نے بھی لکھا ہے کہ وہ دشمنوں کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔

تاہم یہ امر قابل تحسین ہے کہ پاکستان کا عالی دماغ طبقہ حالات کی نزاکت کو اچھی طرح محسوس کرتا ہے۔ اور اس معاملہ میں وہ آپ سے کلیتہً متفق ہے۔ مجھے ہر طبقہ کے بیسیوں تعلیم یافتہ نوجوانوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا ہے۔ ان میں سے ہر ایک احرار کی حالیہ مہم کو جو فرقہ وارانہ نفرت اور مذہبی تعصب کی آگ کو بھڑکانے کے لئے چلائی گئی ہے انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ آپ کے بیحد مشکور ہیں کہ آپ نے ایسے وقت میں قوم کی راہنمائی کی ہے جبکہ وہ اپنی زندگی کے سب سے زیادہ نازک مرحلہ میں سے گذر رہی ہے۔ جب تک ہمارے ملک میں آپ جیسے روشن خیال لوگ موجود ہیں۔ ہم اپنے ملک کے شاندار مستقبل کے متعلق پر امید ہیں۔

این۔ اے خان لاہور

روزنامہ ڈان ۱۱ اگست ۱۹۵۲ء

شکریہ!

ہم اہالیان شہر تاندلیانوالہ نیز انچارج صاحب تھانہ تاندلیانوالہ اور کارکنان مسلم لیگ و معززین شہر کے مشکور ہیں جنہوں نے موجودہ وقت میں نہایت ہی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔ اور اپنے فرائض کو نہایت عمدگی کے ساتھ نبھایا ہے۔ انچارج صاحب تھانہ اور ان کے عملہ کے خاص طور پر ممنون ہیں۔ چوہدری عبدالحئی آئرن مرچنٹ منڈی بازار تاندلیانوالہ ضلع لائلپور

۱۴ اگست کا مبارک دن اور بعض اخبارات

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۷ اگست لکھتا ہے:-

۱۴ اگست کا مبارک دن آیا اور گزر گیا۔ خواجہ ناظم الدین صاحب کی تقریر بھی ہوئی اور ریڈیو پر لاکھوں نے سنی۔ ہمارے بعض معاصرین نے اپنے قارئین کو یقین دلا رکھا تھا کہ ۱۴ اگست کو اس تقریر میں ایک ہنگامہ خیز اعلان ہوگا۔ مگر...... پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ نے تین چار روز پہلے ہی کراچی سے واپسی پر بڑے سخت الفاظ میں ان افواہوں کی تردید کر دی تھی۔ کہ مرکزی وزارت میں کوئی ردو بدل ہوگا۔ تردید درست تھی اور درست ثابت ہوئی۔ مگر اس "درست تردید" کے الفاظ بڑے درشت تھے۔ مثلاً یہ کہ ایسی افواہیں وہ لوگ پھیلاتے ہیں جو ملک کے بدخواہ ہیں۔ حالانکہ ایسی خبریں چھاپنے میں پیش پیش ہمارے مسلم لیگی معاصرین ہی تھے۔ یہی تردید نرم الفاظ میں کر دی جاتی تو ان بیچاروں کا دل نہ ٹوٹتا ؎

تمہیں کہو کہ گزارہ صنم پرستوں کا
بتوں کی ہو اگر ایسی ہی خو تو کیوں کر ہو؟

چوہدری محمد ظفر اللہ خان جنیوا تشریف لے گئے

کراچی ۲۰ اگست چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان جنیوا کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے بذریعہ طیارہ روانہ ہوگئے۔

آپ نے ہوائی اڈے پر ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ "جنیوا کانفرنس میں جن تجاویز پر غور کیا جائے گا وہ پہلے کی نسبت زیادہ قطعی ہیں۔ گو میرے سابقہ تجربات قدرے مایوسی کی طرف لے جاتے ہیں تاہم میں اب بھی پر امید ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ اصل اختلاف اس مسئلہ میں ہے کہ کشمیر میں خطۂ متارکہ کے دونوں جانب فوج کو کس قدر تعداد میں رکھا جائے۔ جنیوا کانفرنس میں اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کی جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ کانفرنس سے فارغ ہوتے ہی واپس تشریف لے آئیں گے۔